مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہٗ کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' شارع رائیونڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔ (ادارہ)

شفاف خارجہ پالیسی ! فرسودہ کی جگہ اسلام کے جدید مارشل قوانین !

(درسِ حدیث نمبر ۱۷ ۱۵ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ/۱۳ نومبر ۱۹۸۱ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رومیوں (عیسائیوں) سے ایک معاہدہ طے پایا، وہ مثلاً سال بھر کا تھا یا چھ مہینے کا تھا یا دو سال کا تھا، جب وہ معاہدہ پورا (ہونے کو) ہوا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ اب معاہدہ پورا ہونے میں مثلاً بیس دن باقی ہیں تو روانہ ہوگئے اُن پر حملہ کرنے کے لیے کہ ہم حملہ کرتے ہیں ! معاہدہ اُن کا فلاں تاریخ کو پورا ہوجائے گا اس کے بعد ہم (فوراً) حملہ کریں گے ! ! تو معاہدے کی مدت جب گزر جائے گی تب حملہ کریں گے تو اس میں کوئی اعتراض کی بات ہے ہی نہیں ! دنیا بھر میں کسی بھی جگہ اسے عہد شکنی نہیں کہا جاسکتا ! تو جب وہ روانہ ہوئے تو ایک شخص پیچھے سے پہنچے یا خچر پر سوار تھے یا گھوڑے پر سوار تھے، آواز دے رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَفَاءٌ لَّا غَدْرٌ یعنی عہد شکنی نہ کرو، غداری نہ کرو ! عہد پورا کرو تو لوگ رک گئے، دیکھا کون صاحب ہیں ! تو ایک صحابی تھے ان کا اسمِ گرامی ہے عَمْرو بن عَبَسَہؓ ! ان کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا دیا گیا، پوچھا حضرت معاویہؓ نے کیا بات ہے اور اس کا کیا مطلب ہے جو آپ فرما رہے ہیں ؟ تو انہوں نے کہا

کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ اگر کسی قوم سے تمہارا معاہدہ ہو تو اس کو بالکل اسی طرح رہنے دو، اس میں جوڑ توڑ کچھ نہ کرو فَلَا یَحُلَّنَّ عَھْدًا وَلَا یَشُدَّنَّہٗ حتی کہ جس دن تک کا جس تاریخ تک کا معاہدہ کیا گیا ہے وہ پوری گزر جائے، اس کے بعد جو تیاری کرو گے تو اچانک نہیں ہوگی ان کے لیے ! اگر کوئی کارروائی پہلے کرنی ہے تو ان کو اس کا بتانا ضروری ہوگا اَوْ یَنْبِذَ اِلَیْھِمْ عَلٰی سَوَاءٍ اور اگر انہیں بتائے بغیر حملہ کیا گیا تو یہ عہد شکنی ہوگی ! اور اگر ان کو اطمینان کی حالت میں جا کے دبوچ لیا تو یہ بھی اسی قسم کی چیز ہے کہ وہ تو اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہمارا ان سے معاہدہ تھا اب ختم ہو رہا ہے اور تجدید کر لیں گے دو سال کے لیے یا پانچ سال کے لیے اور آپ نے اچانک غفلت میں ان پر حملہ کر دیا تو یہ اسلام کے طریقے سے ہٹ کر ہے ! (البتہ اگر) ان کی طرف سے عہد شکنی پائی گئی ہو، کوئی بات ایسی پائی گئی ہو تو پھر اعلان آپ کریں گے، باقاعدہ بتلائیں گے انہیں کہ تم نے عہد شکنی کی ہے لہٰذا ہمارا تمہارا کوئی معاہدہ نہیں رہا اور ہم یہ معاہدہ اب توڑنا چاہتے ہیں تاکہ وہ بھی غفلت میں نہ رہیں ! !

اسلام میں عہد شکنی نہیں، کفار کی عادت :

اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ جو ہمارا اسلامی مارشل قانون ہے اس میں یہ شکلیں نہیں چل سکتیں، ان کی طرف سے (عہد شکنی) تو چلتی آئی ہے رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے آج تک اسی طرح اور بار بار بہت جگہ ایسے آتا ہے حدیثوں میں کہ صحابہ کرامؓ نے نہ ان کی قسموں کا اعتبار کیا ہے نہ کسی اور چیز کا اعتبار کیا ہے یعنی دھوکے سے بچے، انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ یہ قسمیں بھی جھوٹی کھا سکتے ہیں یہ معاہدے بھی توڑ سکتے ہیں لہٰذا ہوشیار رہو ! پتہ نہیں کس وقت یہ معاہدہ توڑ دیں اور پتہ نہیں کس وقت یہ خلاف ورزی کریں اور اپنی قسمیں توڑ دیں تو یہ تو ضروری ہے کہ تم ہوشیار رہو لیکن تم اس طرح کی کارروائی نہیں کر سکتے کیونکہ وہ اخلاق سے گری ہوئی ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ عظیم ہے بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ [1] جو بہت اعلیٰ اخلاق ہیں وہ میں مکمل کر کے دکھلاؤں، میری بعثت اس لیے ہوئی ہے اور قرآنِ پاک میں ہے ﴿ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴾ [2] آپ بہت بڑے اخلاق پر پیدا کیے گئے !

---

[1] السُنن الکبرٰی للبیھقی کتاب الشھادات رقم الحدیث ۲۰۷۸۲ [2] سورۃ القلم : ۴

عہد شکنی سے دینی اور سیاسی نقصان :

تو اس طرح کی چیزیں جن میں ذرا بھی گراوٹ ہو اخلاقی ، عہد شکنی ہو، کوئی بدمعاملگی ہو، تمام چیزوں سے جناب رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے تو ان صحابی نے جو کہا کہ آپ اگر ایسے کریں گے تو یہ تو بدعہدی ہے، گو بدعہدی لفظوں میں نہیں ہوگی کیونکہ وہ پانچ تاریخ تک تھا چھٹی تاریخ کو حملہ ہو گیا، پانچ تک تو گزر گئی تاریخ، تو لفظوں میں تو نہیں ہوئی لیکن ان کے ذہنوں کے اعتبار سے بدعہدی ہوگی کہ ہمارے ساتھ انہوں نے دھوکہ کیا، ان چیزوں سے حکومت تو مل جاتی ہے مگر اسلام کی تبلیغ میں رکاوٹ پڑتی ہے ! آپ ایسی غفلت میں جیسے حضرت معاویہؓ جا رہے تھے (حملہ کرتے تو) یہ ہوسکتا تھا کہ وہ حملہ کامیاب ہوتا اور ضرور کامیاب ہوتا وہ تو غفلت میں تھے لیکن نتیجہ یہ نکلتا کہ وہ لوگ سوچتے کہ یہ تو اچھے آدمی نہیں ہیں ہم تو ان پر اطمینان کرتے تھے ! ؟ تو اسلام یا مسلمانوں کے بارے میں بدگمانی نہ آنے پائے غیر مسلموں کے ذہن میں، اس کا لحاظ رکھنا مسلمان کو بتلایا گیا اور ضروری قرار دیا گیا ! تو ان صحابی نے تو یہ آواز دی تھی کہ وَفَاءٌ لَّا غَدْرٌ وفا کرو غداری نہ کرو ! وفا کرو غداری نہ کرو ! غداری تو عہد شکنی اور بدعہدی کو کہتے ہیں وہ یہ آواز دیتے آئے اس گفتگو کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی سمجھ میں آگئی یہ بات اور لشکر کو لے کر واپس تشریف لے آئے فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ [1]

اسلام کے مارشل قوانین اور خارجہ پالیسی :

اسلام نے جو جنگی قوانین ہیں وہ بھی رکھے ہیں اور ہمارے پاس بہت بڑی بڑی کتابیں ہیں مستقل اسی موضوع پر کہ جہاد کس طرح کیا جائے اور فوج کے قانون کیا ہوں گے ؟ ! جسے آپ مارشل لاء کہتے ہیں وہ اسلام نے رکھا ہے، اس میں اصول کی (مزید) تقویت کے لیے کوئی قانون عارضی طور پر نکالا جاسکتا ہے لیکن ان اصول سے ہٹتا ہوا کوئی قانون نہیں نکالا جاسکتا ! اس کا نام ہے "سِیَر" یہ سِیَرْ کہلاتی ہیں اور "خارجہ پالیسی" دوسروں کے ساتھ کیا ہوگا ہمارے معاملات کیسے ہوں گے ؟ اس پر مستقل تصانیف موجود ہیں، بڑے بڑے حضرات کی بڑی بڑی کتابیں کئی کئی جلدوں میں،

---

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الجہاد رقم الحدیث ۳۹۸۰

ہمارے پاس جواب تک پہنچی ہے وہ "کِتَابُ السِّیَرْ" ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی سِیَرِ کَبِیْر وہ پانچ جلدوں میں ہے اس میں تمام یہی چیزیں ہیں، خارجہ پالیسی اور جنگ کے جو قواعد وضوابط ہیں، اصول اور حالات ہیں کہ فلاں نے اس چیز کو پسند کیا اور فلاں نے اس چیز کو ناپسند ! (مثلاً) دشمن کا سر کاٹ کر سردار کے پاس پہنچانا یہ جاہلوں کا طریقہ چلا آرہا تھا اور زمانۂ جاہلیت میں تھا ! !

فرسودہ کی جگہ نیا مارشل ضابطہ :

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے ہیں تو کہیں جو مدمقابل تھے لوگ ان میں سے ایک کا سر کاٹ کر مدینہ منورہ لایا گیا ! ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو پسند نہیں کیا، انہوں نے فرمایا اس کی کوئی ضرورت نہیں، جہاں بھی مارا جائے آدمی وہاں (رہنے دو) ! بہت نازک نازک مسائل پر انہوں نے جہاں تک نظر بھی نہیں پہنچتی جنہیں انسان خیال بھی نہیں کرتا ہے ان چیزوں کو بھی وہ ضوابط میں لائے ہیں اور وہ اسلام میں موجود ہیں ! وہ الگ بات ہے کہ ہم اتنے محروم القسمت ہیں کہ اسلام کی چیزوں کا ہمیں پتا ہی نہیں کہ کیا ہیں، تو یہ الگ بات ہے کہ ہمیں پتا نہ ہو، باقی اسلام میں وہ زیادہ مکمل شکل میں موجود ہیں اور خاص بات یہ ملحوظ رکھی گئی ہے کہ اخلاقی اعتبار سے بھی وہ بلند ہیں ! !

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق دے اور اپنی رضا سے نوازے، آمین اختتامی دعا..........................

(مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ اگست ۱۹۹۴ء)

❁ ❁ ❁

قطب الاقطاب عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں نور اللہ مرقدہٗ

کے سلسلہ وار مطبوعہ مضامین و دروس جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ پر پڑھے اور سنے جا سکتے ہیں

http://www.jamiamadniajadeed.org